# از عدالتِ عظمیٰ

## شری محمد ایوب خان

بنام

## پروفیسر بھیم سنگھ و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ 1996

[کے راماسوامی، ایس پی بھروچا اور کے ایس پریپورن، جسٹس صاحبان۔]

**عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951: دفعہ 64-A۔**

**الیکشن کمیشن-دوبارہ رائے شماری کا حکم دینے کا اختیار-پارلیمانی انتخابات-ریٹرننگ آفیسر کا حوالہ-الیکشن کمیشن کی جانب سے دوبارہ انتخابات کرانے کی ہدایت - چیلنج-عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ کمیشن کو دوبارہ انتخابات کرنے کی ہدایت دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے-اس نے اس حقیقت کا نوٹس لیا کیونکہ پچھلی پارلیمنٹ تحلیل ہو گئی تھی اور نئی تشکیل شدہ دوبارہ انتخابات کا کوئی حکم نہیں دیا جاسکا تھا-اپیل- قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کی صرف تعلیمی اہمیت ہے-عدالتِ عظمیٰ مذکورہ تعلیمی سوال میں نہیں جائے گی کیونکہ اگر معاملے کی سماعت قابلیت پر ہوتی ہے تو کوئی خاطر خواہ راحت نہیں دی جاسکتی۔**

**آئین ہند 1950: آرٹیکل 324**

**الیکشن کمیشن-انتخابات کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار۔**

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1992 کا دیوانی اپیل نمبر 4970۔

1988 کے ای پی نمبر 1 میں جموں وکشمیر عدالت عالیہ کے 15.10.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم سی بھنڈارے اور محترمہ سی کے سچاریتا۔

جواب دہندگان کے لیے ایل آر سنگھ، ارشد احمد، اے ایم خان ولکر اور اشوک ماتھر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

الیکشن کمیشن نے ریاست جموں و کشمیر میں 5-ادھم پور پارلیمانی حلقے کے ضمنی انتخابات کے انعقاد کے لیے 16 مئی 1988 کو نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اور انتخابات کے نتائج کا اعلان کیا گیا تھا۔ ووٹوں کی گنتی 20 جون 1992 کو شروع ہوئی۔ 21 جون 1988 کو ریٹرننگ آفیسر کے حوالے پر الیکشن کمیشن نے بعض ووٹنگ اسٹیشنوں پر دوبارہ ووٹنگ کی ہدایت کی۔ اس کے مطابق، ان بوتھوں پر دوبارہ رائے شماری کی گئی۔ انتخابات کے نتائج کو 1988 کی الیکشن پٹیشن نمبر 1 میں چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے 13 اکتوبر 1992 کے متنازعہ حکم نامے میں انتخابات کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا ہے کہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 64A کے تحت الیکشن کمیشن کو دوبارہ رائے شماری کا حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا اور اس لیے انتخابات کالعدم تھے۔ تاہم، عدالت عالیہ نے نوٹ کیا کہ چونکہ پچھلی پارلیمنٹ تحلیل ہو گئی تھی اور نئی پارلیمنٹ تشکیل دی گئی تھی، اس لیے دوبارہ انتخابات کا کوئی حکم نہیں دیا جا سکا۔

اپیل گزار کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل شری ایم سی بھنڈارے نے دلیل دی کہ الیکشن کمیشن کو دوبارہ رائے شماری کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کا حکم واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ اس مرحلے پر ہمارے لیے اس سوال میں جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ صرف ایک تعلیمی مسئلہ ہے۔ عدالت عالیہ نے غور کیا کہ پچھلی پارلیمنٹ جس میں انتخابات ہونے والے تھے تحلیل ہو گئی تھی اور نئی پارلیمنٹ تشکیل دی گئی تھی، اس سوال پر غور کرنے سے انکار کر دینا چاہیے تھا۔ بہر حال، عدالت عالیہ نے اسے استقرار یہ دیا ہے جس کی صرف ایک تعلیمی اہمیت ہے۔ ہمیں مذکورہ تعلیمی سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر معاملے کی سماعت قابلیت پر کرنی ہے تو کوئی خاطر خواہ راحت نہیں دی جا سکتی۔

ہم قابلیت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں کیونکہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے ایک تعلیمی مسئلہ ہے۔ اس میں درج کردہ نتائج کو پابند مثال کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔

اسی کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

**اپیل خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document